82

جلسہ سے واپس جانے والوں کو نصائح

(فرمودہ ۲۹؍ دسمبر ۱۹۲۲ء)

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

چونکہ بہت سے احباب نماز جمعہ کے بعد جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں عصر کی نماز بھی جمعہ کے ساتھ پڑھاؤں گا کہ رستہ میں دقت نہ ہو۔

میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ احباب جو جلسہ سے واپس جانے والے ہیں انہوں نے جو مفید باتیں یہاں سنی ہیں ان کو قیمتی خزانہ کی طرح باندھ لیں۔ گھر جائیں تو اپنے عزیزو اقارب دوستوں اور محلہ والوں اور شہر والوں کو سنائیں۔ کیونکہ بہترین تحفہ حق کی باتیں ہوتی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ **کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا** [۱] حکمت کی بات مومن کی گم شدہ چیز ہے اس کو جہاں پائے لے لے۔ پس یہاں سے بہترین تحفہ جو آپ لوگ لے جا سکتے ہیں یہی مفید باتیں ہیں جو تمہارے لئے اور تمہارے قریبیوں کے لئے مفید ہیں۔ ان سے تمہارے اور دوسروں کے علوم میں اضافہ اور روحانیت میں ترقی ہوگی۔ جب دوسروں کو سناؤ گے تو تمہیں بھی فائدہ پہنچے گا۔ کیونکہ محض سننے کی نسبت دوسروں کو سنانے سے بات اچھی طرح یاد ہو جاتی ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ واپس جاتے ہوئے سفر میں بہت دعائیں کریں۔ خاص طور پر سلسلہ کے لئے دعائیں کرتے جائیں۔ اس کے بعد مختصر الفاظ میں ایک مضمون کی طرف توجہ دلاتا ہوں جس کی طرف آج رات ہی مجھے رؤیا میں توجہ دلائی گئی ہے۔ آج رات میں نے عجیب خواب دیکھی۔ چند ماہ ہوئے میں نے اس مضمون پر ایک خطبہ پڑھا تھا۔ لیکن اب ذہن میں بالکل نہ تھا۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر رؤیا کا ہونا خدائی تحریک ہے کہ میں آپ لوگوں کو اس طرف متوجہ کروں۔ جب میں نے یہ خواب دیکھی تو میں نے اس کی اسی خطبہ کے مطابق تعبیر کی ہے۔ چونکہ اس امر کا جماعت سے تعلق ہے اس لئے میں سنا دیتا ہوں۔

میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان سترہ اٹھارہ برس کا ہے۔ نہایت خوبصورت ایسا جیسا کہ مشہور ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بے نظیر خوبصورت تھے۔ وہ نوجوان باہر سے آیا ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے میری ذاتی دوستی ہے۔ یہ نہیں کہ وہ احمدی ہے بلکہ دوست معلوم ہوتا ہے۔ اس سے احمدیت کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ مگر اس کی حالت یہ ہے کہ جو اس سے ملتا ہے خوش ہو جاتا ہے۔ وہ میرے ساتھ لگ کر بیٹھا ہوا ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ ہمارے خاں صاحب ذوالفقار علی خاں صاحب آئے ہیں ان کو یہ بات عجیب معلوم ہوئی ہے۔ اور وہ حیران ہیں۔ میں ان کو اس کے متعلق سناتا ہوں۔ کہ یہ میرے دوست ہیں اور مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ اور مجھ سے چمٹے ہوئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یکدم ان میں بھی ایک تغیر آیا۔ اور وہ سترہ اٹھارہ برس کی عمر کے نوجوان ہو گئے ہیں۔ وہ اس سے ملے ہیں اور ان کی یہ حالت ہوئی ہے کہ گویا وہ خوشی سے اچھلنے لگ گئے ہیں میں نے اس کو کہا کہ میرے پاس بیٹھ کر سناؤ کہ تم کہاں کہاں گئے۔ پھر میں خان صاحب سے کہتا ہوں کہ یہ عجیب شخص ہے۔ جہاں یہ ہو لوگ اس کے گرد اکھٹے ہو جاتے ہیں۔ میں ان کو یہ حال سناتا ہوں اور خوش ہوں۔ آخر وہ ہمارے گھر سے نکلا اور دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ جس کی نظر اس پر پڑتی ہے وہ اس کے پاس آجاتا ہے۔ قادیان کے مرد اور بچے سب لوگ اس پر لٹو ہوئے جاتے ہیں۔ اور اس سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح میں کرتا ہوں اس وقت میں نے کہا اس کا نام "موانست" ہے اور لوگوں سے ملنا اور ان سے محبت کرنا ہے۔ اس نظارے کا مجھ پر ایسا اثر تھا کہ میں نے اسی وقت اپنے گھر والوں کو جگایا اور ان کو سنایا تاکہ میں بھول نہ جاؤں۔ اس وقت میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ لوگوں سے ملنا جلنا اور محبت کرنا مجھے مجسم کر کے دکھایا گیا ہے۔ لڑکے سے مراد وہ ملنے جلنے کی صفت تھی جو خوبصورت نوجوان کی صورت میں دکھائی گئی۔ جو لوگوں سے محبت کرتا ہے اور ہنس مکھ چہرے سے ملتا ہے۔ اس کے گرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ جو چڑچڑا ہو اس سے لوگ بھاگتے ہیں۔ اس کے ساتھ خان صاحب کے نوجوان ہونے کے یہ معنی ہیں کہ یہ صفت جس شخص کے اندر رہتی ہے وہ بوڑھا ہو کر بھی جوان ہی ہوتا ہے۔ کامیاب ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں سے ملیں جلیں۔ اس کے بغیر انسان کامیاب نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے **لو کنت فظا" غلیظ القلب لا نفضوا من حولک** (آل عمران ۱۶۰) اگر تو سخت دل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے۔ مگر یہ تیرے اخلاق اور حسن سلوک اور محبت کی وجہ ہے کہ منافق بھی جو ایمان میں تیرے ساتھ متفق نہیں تیرے پاس آتے ہیں اور باوجود اس قدر علیحدگی کے وہ لوگ تجھ کو نہیں چھوڑ سکتے۔ یہ اعلیٰ صفت ہے مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ دوسروں کے نقلموں کو دیکھ کر اس صفت کو چھوڑ رہے ہیں۔ ہماری جماعت میں

ملنساری کا مادہ کم ہوتا جاتا ہے۔ ہمارا دائرہ تبلیغ محدود ہوتا جا رہا ہے۔ پس جو لوگ اپنے اندر ملنساری کا مادہ پیدا کریں گے وہ اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ یہ نوجوان صفت جس میں ہوتی ہے وہ شخص خوش خلق اور ملنسار ہو جاتا ہے۔ اس سے ملنے کی لوگوں میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ خوش طبعی اور ہنستے ہوئے چہرے سے ملنا اور اچھے اخلاق اور محبت آمیز طریق سے ملاقات کرنا ایسی باتیں ہیں جو دوسروں کے دلوں پر اثر کرتی ہیں اور لوگ ان سے ملنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔

یہ رویا مجھے رات اس لئے دکھائی گئی ہے کہ احباب جا رہے ہیں میں ان کو نصیحت کر دوں کہ اس صفت سے کام لیں۔ جب تمہاری یہ حالت لوگ دیکھیں گے تو دوڑ دوڑ کر تمہارے پاس آئیں گے تمہاری باتیں سنیں گے اور تمہیں اپنا ہمدرد سمجھ کر اپنی سنائیں گے۔ یہ چیز دین کے لئے بڑی مد اور مددگار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر فضل کرے۔ ہمارے عیب دور کرے۔ ہم نے خدا کے مامور کے حکم کے مطابق یہاں جمع ہو کر ایمان کی تازگی کے سامان کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان میں زیادتی کرے۔ اور اس کی رضاء ہمارے مدنظر ہو۔

(الفضل ۸ر جنوری ۱۹۲۳ء)

٭ ٭ ٭

لہ مشکوٰۃ کتاب العلم باب فی فضیلتہ